فون نمبر ۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۹ رجب ۱۳۹۱ھ ۱۱ تبوک ۱۳۵۰ ہش ۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

بہنوں بھائیوں کی خدمت میں تحریک دُعا

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

السلام علیکم۔ برائے تحریک دعا چند الفاظ تحریر ہیں سب بہنوں بھائیوں کی خدمت میں۔

۱۔ میری پوتی عزیزی مسعود احمد خان کی لڑکی (نصرت) کو خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے دعا فرمائیں نصرت بھی اچھی رہے اور بچی کو اللہ تعالیٰ نیک اور عمر و اقبال بخشے۔

۲۔ میرا پوتا منصور احمد خان میرے لڑکے مسعود احمد خان کا دوسرا بیٹا جس نے اپنی خوشی سے بی اے اعلیٰ نمبروں میں پاس کر کے خود زندگی وقف کی اور اب شاہد کی ڈگری لے چکا ہے نائیجیریا تبلیغ اسلام کے لئے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھیجا جا رہا ہے عنقریب ہی جانے والا ہے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس کو ہمیشہ ثابت قدمی سے خدمات دین کی توفیق بخشے۔ اس کی خدمات کے بہت مبارک نتائج پیدا ہوں اس کا وقف قبول فرمائے اور وہ صحت سلامتی سے خدمتِ دین کی راہ میں آگے ہی آگے بڑھتا جائے کبھی قدم پیچھے نہ ہٹیں۔ آمین

۳۔ آصفہ میری لڑکی کی یہاں طبیعت خراب رہتی ہے ہمیشہ اس کا بلڈ پریشر کم ہی رہتا ہے مگر جب بہت گر جاتا ہے تو سخت ضعف ہوتا ہے۔ دوسرے خون کی بہت کمی ڈاکٹر نے بتائی ہے وہ مل رہی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے پھر ٹیسٹ ہوگا اگر ٹھیک نہ ہوا کم ہی رہا تو ڈراپ دینے پڑیں گے باقی دِن۔ اس حالتِ حمل میں اتنی کمزوری سے ڈر لگتا ہے دُعا فرمائیں خیریت سے فارغ ہو اور زندگی سلامتی والا مبارک نیک با اقبال بچہ عطا فرمائے خداوند کریم اپنے خاص کرم سے۔

میری طبیعت بھی درد بدن وغیرہ سے اکثر خراب رہتی ہے گردوں کی جانب بھی اکڑاؤ اور درد رہتا ہے۔ میں بعونہٖ تعالیٰ آپ سب کے تمام مقاصد کے لئے دعا کرتی ہوں خدا تعالیٰ ذرّہ نوازی سے شرفِ قبولیّت بخشے۔

والسلام

مُبارکہ

(پشاور چھاؤنی)

جامعہ نُصرت برائے خواتین ربوہ کا انٹرمیڈیٹ امتحان کا شاندار نتیجہ

امسال جامعہ نصرت سے امتحان انٹرمیڈیٹ میں ۱۰۹ طالبات شریک ہوئیں۔ ان میں سے ۱۰۳ طالبات نے کامیابی حاصل کی۔ ایک کا نتیجہ لیٹر آن (R.L) نتیجہ کی شرح فیصد مندرجہ ذیل ہے۔

آرٹس گروپ میں ۸ اور میڈیکل گروپ میں

(باقی صہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کرنے سے انسان کو ایسی توبہ کی توفیق ملتی ہے جو اسے خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

گناہوں سے حقیقی توبہ کے نتیجہ میں انسان کے اندر پاکیزگی کا بیج بو دیا جاتا ہے

"بیعت کرتے وقت یہ غور کر لینا چاہیئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر محض دُنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بیجا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کیساتھ ایک عہدِ صُلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالیٰ کے حضور سچّے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہیئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے۔ اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ استغفار اور دُعاؤں کے ساتھ اپنی طہارت اور صفائی کی طرف متوجہ رہے اور خدا تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں لگا رہے اور اپنی اُس زندگی کے حالات پر نادم اور شرمسار رہے جو توبہ کے زمانہ سے پہلے گذری ہے۔

انسان کی عمر کے کئی حِصّے ہوتے ہیں اور ہر ایک حِصّہ میں کئی قسم کے گناہ ہوتے ہیں مثلاً ایک حِصّہ جوانی کا ہوتا ہے جس میں اس کے حسبِ حال جذبات کسل و غفلت ہوتی ہے۔ پھر دوسری عمر کا ایک حِصّہ ہوتا ہے۔ جس میں دغا۔ فریب۔ ریاکاری اور مختلف قسم کے گناہ ہوتے ہیں۔ غرض عمر کا ہر ایک حصہ اپنی طرز کے گناہ رکھتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صہ ۱۴۲، ۱۴۳)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ تبوک ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاء اور اس کی انتہائی مضرّت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ رنگ میں بھی نیکیاں بجالانے کی تلقین فرمائی ہے لیکن دونوں میں سے ترجیح پوشیدہ طور پر نیکیاں بجالانے کو ہی دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انفاق مال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٥ (البقرہ آیت ۲۷۲)

یعنی اگر تم علی الاعلان صدقے دو تو یہ بھی بہت اچھا طریق ہے لیکن اگر تم چھپا کے غریبوں کو صدقات دو تو یہ تمہارے نفس کے لئے زیادہ اچھا ہے۔ اور اللہ اس کے سبب سے تمہاری کئی بدیوں کو تم سے دُور کر دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے واقف ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے علی الاعلان صدقے دینے اور چھپا کر دینے ہر دو کو اپنی اپنی جگہ اچھا طریق قرار دیا ہے لیکن خفیہ طور پر صدقہ دینے کے متعلق فرمایا کہ یہ تمہارے نفس کے لئے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ تمہاری کئی بدیوں کو دور کر دے گا۔

خفیہ طور پر صدقات دینے کو اعلانیہ رنگ میں صدقات دینے پر ترجیح اس لئے دی ہے کہ جہاں اعلانیہ صدقات دینا ایک لحاظ سے مفید ہوتا ہے وہاں دوسرے لحاظ سے اس میں ایک انتہائی خطرناک مضرت کا پہلو بھی پوشیدہ ہوتا ہے۔ اعلانیہ صدقات دینے کا مفید پہلو تو یہ ہے کہ اس سے دوسروں کو بھی صدقات دینے کی تحریک ہوتی ہے اور اس طرح انہیں بھی یہ نیکی بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور اس کا مضر پہلو یہ ہے کہ بعض خام طبع لوگوں میں اس کی وجہ سے ریاء کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اعلانیہ صدقہ دینے سے انسان کی نیت یہ نہیں رہتی کہ دوسروں کو بھی صدقہ دینے کی تحریک ہو بلکہ نیّت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی مالداری کی نمائش کرے اور لوگوں میں اُس کی واہ واہ ہو۔ یہ ایسی خطرناک بات ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کا یہ نیک عمل سرے سے ہی حبط ہو جاتا ہے اور نہ صرف یہ کہ اُس کو اس نیک عمل کا کوئی ثواب نہیں ملتا بلکہ وہ الٹا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سزا کا مستوجب ہو جاتا ہے۔ برخلاف اِس کے خفیہ طور پر صدقہ دینے میں ریاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور انسان عنداللہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خفیہ طور پر صدقہ دینے کو زیادہ اچھا اور بہتر قرار دیا ہے اعلانیہ صدقہ دینے کی اجازت تو صرف اس لئے ہے کہ اس نیت سے دیا جائے کہ دوسروں کو بھی صدقہ دینے کی ترغیب و تحریص ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں اعلانیہ طور پر صدقہ دینے کی اجازت دی ہے وہاں ساتھ ہی ریاء سے بچنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقرہ آیت ۲۶۵)

یعنی اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے ذریعہ سے اُس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو لوگوں کے دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اس کی حالت تو اس پتھر کی حالت کے مشابہ ہے جس پر کچھ مٹی پڑی ہوئی ہو اور اس پر تیز بارش ہو اور وہ اسے مٹی دھو کر صاف پتھر کا پتھر کر دے یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو کچھ کماتے ہیں اس کا کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور اللہ اس قسم کے کافروں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ ریاء کے طور پر صدقات دینے یا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے صدقات ضائع ہو جاتے ہیں اور ایک مسلمان ایسے کافر کی طرح ہو جاتا ہے جس کو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں ہوتا۔ اسیطرح ہر وہ نیکی جو ریاء کے طور پر کی جائے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریاء کو اعمالِ حسنہ کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا ہے اِس تعلق میں ہم حضور علیہ السلام کے پُرمعارف ارشادات آئندہ شمارہ میں ہدیہ قارئین کریں گے۔ انشاء اللہ۔

نورِ قرآں!

میرے پیارے دوستو!

موت کے بعد آئے گی　اور بھی اک زندگی
جاودانی زندگی!　غیر فانی زندگی
اک بہارِ بے خزاں　اک نشاطِ بے کراں
اک سرورِ سرمدی　اک حضورِ سرمدی
سایۂ دیوارِ دوست　یہ ملا دیدارِ دوست
موت کے بعد آئے گی　اور بھی اک زندگی
دوستانِ ہم نشیں　یہ مگر ممکن نہیں
اس جہانِ خاک سے　کوئی انساں پا سکے
راحتیں اس زیست کی　نعمتیں اس زیست کی
نورِ قرآں کے بغیر　لطفِ رحماں کے بغیر

میرے پیارے دوستو!

موت کے بعد آئے گی　اور بھی اک زندگی
مقصدِ ہستی ہے کیا؟　کیا ہے اس کا منتہا!
کوئی دُنیا کی کتاب　دے نہیں سکتی جواب
عقل عاجز ہے یہاں　کارِ دانش رائگاں
دفترِ بقراط ہیچ　حکمتِ سقراط ہیچ
فلسفہ یوناں کا ہیچ　مکتبہ ایراں کا ہیچ
علم افلاطوں کا ہیچ　دانش اس کی پیچ پیچ
ہیگل و نطشہ فضول　اسپنوزا ناقبول
برگساں گم کردہ راہ　کانٹ ہے کوتہ نگاہ
کوئی دنیا کی کتاب　دے نہیں سکتی جواب
مقصد ہستی ہے کیا!　کیا ہے اس کا منتہا!
اس لئے اے ہمدمو　میرے پیارے دوستو
سب کتابیں چھوڑ دو　رات دن پڑھتے رہو
صرف اللہ کی کتاب

ہے یہی اُمّ الکتاب　سب کتابوں کا جواب
سب کتابوں سے فصیح　ہر زمانے میں صحیح
ہر ضرورت کی کفیل　دلربا، دلکش، جمیل
آخری پیغامِ حق　تا قیامت جامِ حق
اس میں ہیں سارے علوم　جیسے گردوں پر نجوم
اے عزیزو، دوستو!　ہم نشینو، ہمدمو!
سب کتابیں چھوڑ دو　رات دن پڑھتے رہو
صرف اللہ کی کتاب

اے عزیزو دوستو،　ہم نشینو، ہمدمو!
تم پہ رحمت اور سلام　یاد رکھنا یہ پیام
موت کے بعد آئے گی　اور بھی اک زندگی
راحتیں اُس زیست کی　نعمتیں اُس زیست کی
مطلقاً ممکن نہیں
نورِ قرآں کے بغیر ۔ لطفِ رحماں کے بغیر!

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

حضرت مولوی برہان الدّین صاحب جہلمی رضی

(۲)

درس و تدریس اور تبلیغ و اشاعت کے کاموں کے ساتھ ساتھ آپ آنے والے مامور زمانہ مسیح موعودؑ کی تلاش میں رہے کیونکہ انبیاء گزشتہ اور اولیاء کرام کی پیشگوئیاں اس کی آمد کی اسی زمانہ میں نشاندہی کر رہی تھیں۔ آپ فرمایا کرتے اسی لگن میں میں باؤلی شریف والوں کے پاس بھی گیا حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنویؒ کی صحبت میں بھی عرصہ دراز رہا۔ کوٹھہ شریف والوں کا معتقد بھی رہا۔ لیکن گوہر مراد کہیں نہ ملا۔ آپ اسی تلاش میں تھے کہ یہ خبر سنی کہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو قرآن کا ماہر ہے اسلام کا جرنیل ہے اور اس کی حمایت میں وہ ہر میدان میں شمشیر بکف کھڑا ہے آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب دیتا ہے تو آپ نے اپنی فراست مومنانہ سے یہ پا لیا کہ یہی وہ مردِ حق ہے جس کی مجھے تلاش تھی چنانچہ اس مردِ حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے آپ جہلم سے پیادہ پا قادیان روانہ ہو گئے۔ لیکن کئی دن کے سفر کے بعد جب قادیان وارد ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں متواتر چالیس دن عبادت الٰہی اور دعائیں گذارنے کے لئے الہام الٰہی "تیری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی" کی تعمیل میں ہوشیارپور تشریف لے گئے ہیں حضرت مولوی صاحب نے قادیان سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے بغیر واپس جہلم آنا گوارا نہ کیا اور نہ شوقِ ملاقات کی حرارت نے آپ کو قادیان میں ٹھہر کر انتظار کرنے کی اجازت دی۔ آپ پیادہ پا ہوشیارپور روانہ ہو گئے کہ آپ اس مبارک ہستی کی زیارت کر لیں۔ جس کو سلام کہنے کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص مومن کو ارشاد فرمایا تھا۔ ہوشیارپور پہنچ کر آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کلی طور پر خلوت نشینی اختیار کی ہوئی ہے اور کسی شخص کو بھی آپ سے ملنے کی اجازت نہیں دروازہ پر حضرت شیخ حامد علی صاحب رضی بیٹھے ہیں اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ نے منت سماجت سے کام نکالنا چاہا لیکن ایک نظر اندر ڈالنے کی اجازت نہ ملی۔ آپ کی خوبیٔ قسمت دیکھئے کہ حضرت شیخ حامد علی صاحب رضی کو کسی ضروری کام کی غرض سے اس جگہ سے اٹھ کر دوسری طرف جانا پڑا۔ آپ نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور چک اٹھا کر فوراً اس مردِ حق کو دیکھ ہی لیا۔ جس کی خاطر آپ سینکڑوں میل پا پیادہ چل کر آئے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب نیا نیا دعویٰ کیا تو مولوی برہان الدین صاحب اہلحدیث میں تھے اور ان کے لیڈر تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سنا۔ شاید انہوں نے براہین کا اشتہار پڑھا۔ اردو یا عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جا کر دیکھ آؤں چنانچہ وہ قادیان پہنچے مگر ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چلہ کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے وہ قادیان سے ہوشیارپور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دی ہوئی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا۔ کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔ یہ وہاں پہنچے اور انہوں منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو مگر انہوں نے نہیں مانا۔ آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا کہ مجھے صرف چک اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا۔ لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا اس لئے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی تم فلاں چیز لے آؤ وہ دوسری طرف چلے گئے اور انہیں موقعہ میسر آ گیا یہ چوری چوری گئے انہوں نے چک اٹھا کر حضرت صاحب کو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے یہ عام نظر میں بہت معمولی بات ہے مگر صاحبِ عرفان کی نگاہ میں یہ بڑی بات تھی انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آ گئے لوگوں نے آپ سے پوچھا مولوی صاحب آپ نے کیا دیکھا انہوں نے کہا۔ اس نے بہت دور جانا ہے یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے"

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۵۶ء صفحہ ۵)

حضرت مولوی صاحب رضی نے اس مرد باصفا کو دیکھ کر اپنی روحانی آنکھ سے یہ معلوم کر لیا کہ یہی وہ مردِ مومن ہے جس کی مجھے تلاش ہے چنانچہ آپ نے موقعہ پا کر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہکر بیعت لینے سے انکار کر دیا کہ ابھی مجھے بیعت لینے کی اجازت نہیں گو بعد میں آپ نے غالباً ۱۸۹۲ء میں بیعت کی لیکن چونکہ آپ نے حقیقتاً کو پا لیا تھا اس لئے جہلم واپس آ کر مسیح دوران کی آمد کی بشارت لوگوں کو دی اور اس بشارت کو ہر کس و ناکس تک پہنچانے میں آپ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

آپ چونکہ اپنے علم و فضل کی وجہ سے اس علاقہ میں خاصا اثر رکھتے تھے اس لئے آپ کے ذریعہ بہت بڑی تعداد ضلع جہلم کے رہنے والوں کی احمدیت میں داخل ہوئی اور یہ در اصل آپ کی قربانی اور تبلیغ و اشاعت احمدیت کا ولولہ و جذبہ تھا کہ حضرت مسیح دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہلم کی سرزمین کو یہ سرٹیفکیٹ عطا کیا کہ یہ سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت رکھتی ہے اس میں بہت لوگوں نے حق کو قبول کیا ہے اور کثرت سے مرید ہو گئے ہیں۔

(ملاحظہ ہو البدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۴ء میں جہلم تشریف لے گئے تو حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی آپ اس قدر ضعیف العمری کے باوجود حضور کی گاڑی کے آگے آگے بھاگتے جاتے اور لوگوں سے کہتے پہلی رجیو نتی کے گھر نادانی لبھی بروز خدا آیا ہے آپ باواز بلند لوگوں سے خطاب کرتے کہ دیکھو مرزا صاحب آ رہے ہیں تم ان کو دیکھو اور وعظ کرتے کرتے یہ الفاظ بھی کہتے بھائی اللہ ربیہ نعمتاں کتھوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورۂ جہلم کے دوران حضرت مولوی صاحب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی بڑی تعداد نے حضرت امام زمان کو پہچان کر باقاعدہ بیعت کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہو گئے ریلوے اسٹیشن سے کچہری تک لوگوں کے اژدہام کی یہ حالت تھی کہ اگر تھالی پھینک دی جاتی تو ان کے سروں پر اڑتی چلی جاتی۔ ایک علاقہ کے علاقہ میں اتنی ہلچل کا پیدا ہو جانا محض حضرت مولوی صاحب کے اثر کا نتیجہ تھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہلم کے سفر کے دوران لوگوں کے شوقِ زیارت میں رستوں بازاروں اور ریلوے اسٹیشن پر جمع ہوتے اور ان کے قبولِ حق کی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدہ کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے ارد گرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔ اور بہت سے لوگوں نے ارادت سے نذرانے دیے اور تحفے پیش کئے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۲)

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

۶ ستمبر کو پاکستان کے طول و عرض میں یوم دفاع کے متعلق تقریبات کا انعقاد کیا گیا یہ یوم دفاع اس عظیم فتح کی یاد میں ہے۔ جو پاکستان کے عساکر اور عوام نے جنگ ۱۹۶۵ء میں حاصل کی تھی اور اس طرح ثابت کر دیا تھا کہ اقلیت اکثریت کو شکست فاش دے سکتی ہے اور اقلیت کے سامنے اکثریت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بشرطیکہ ملک میں اتحاد۔ باہمی تعاون اور یک جہتی کی روح پائی جاتی ہو یہ وہ اوصاف ہیں جو وطن عزیز کو بام عروج اور دائمی عزت سے ہمکنار کرتے ہیں۔ قرآنی ارشاد ہے

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔

یعنی کتنے ہی قلیل والے گروہ اکثریت والے گروہ پر غالب آ جاتے ہیں مگر یہ سب احکام ربانی پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ یہاں "باذن اللہ" سے مراد تمام وہ قواعد و ضوابط ہیں جو کسی ملک کی حفاظت و سالمیت ترقی اور خوشحالی کے لئے قرآن کریم نے پیش فرمائے ہیں اور ان پر کامل اطاعت اور فدائیت سے عمل کر کے بڑے سے بڑے دشمن کو شکست اور ہزیمت دی جا سکتی ہے۔ ہمارے سامنے جنگ احزاب اور جنگ بدر کے نہ بھولنے والے واقعات و شواہد موجود ہیں۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی وطن کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ حضور نے وطن کی محبت اور عزت کو ایمان کا جزو اس لئے قرار دیا ہے کہ ہر شخص اپنے ان فرائض کو پہچانے جو وطن کے دفاع کے لئے اس پر عائد ہوتے ہیں زمانہ امن ہو یا جنگ یا ملک میں بحران کی حالت ہو اور خطرات کے حالات ہوں۔ وطن عزیز کی حفاظت اور اس کے دفاع کے لئے حکومت کے اداروں کے ساتھ تعاون اور ملکی احکام کی اطاعت اور انتظام و انصرام میں تعاون کی روح دکھانا ہی وطن کا دفاع ہے۔ مہیب سے مہیب خطرات میں بھی حب الوطنی کا جذبہ فدائیت مدمقابل کو زیر کر سکتا ہے۔ وطن عزیز کے صغار و کبار اور ذکور و اناث اور ہر طبقہ کے اشخاص کا اتحاد ملکی سالمیت اور حفاظت میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد جتنا مختصر ہے اتنا ہی ٹھوس اور افادی نتائج لئے ہوئے ہے زبان سے حب الوطنی کا نعرہ بلند کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ نعرہ اس وقت حقیقت پر مبنی ہوگا۔ جب اصحاب سیم و زر اپنے اموال کو ملکی دفاع کے لئے پیش کر دیں۔ ذہنی اور فکری صلاحیتوں کے حامل تحریر و تقریر سے اہل وطن کو خطرات سے آگاہ کریں سیاستدان اپنے اختلافات کو ختم کر کے ملکی حالت کا جائزہ لیں اور ملک کے سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لئے اپنی مساعی کو افادی اور تعمیری رنگ دیں مالک اور مزدور کے تعلقات خوشگوار ہوں قومیت۔ رنگ و نسل و زبان کے امتیاز کو ملکی مفاد کے سامنے ختم کر دیا جائے پس ہوا کا رخ دیکھئے اور وقت کی نزاکت۔ تعمیری اخلاق پیدا کر کے حب الوطنی کا ثبوت دیں۔ ہمارا عمل۔ تعاون۔ اتحاد۔ ایثار اخلاق۔ فدائیت۔ جرأت۔ قوت برداشت فوج اور مسئول حکام کی اطاعت ہی حب الوطنی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور ملکی دفاع میں ان خوبیوں اور صفات کو بنیادی محور کی حیثیت حاصل ہے۔

خدمت کے مواقع بار بار نہیں ملا کرتے!

مبارک باد کے مستحق ہیں انصار اللہ کے وہ عہدیداران اور اراکین جن کا خدمت کرنے کا رنگ بے حد پیارا اور قابل ستائش ہے۔ خدا کرے یہ رنگ سب میں پیدا ہو جائے کیونکہ خدمت کے بابرکت ایام صدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں اور وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ؎

این سعادت بزور بازو نیست

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہیں ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔"

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں۔

ڈاڑھی کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا ایک لطیف استدلال

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی (الحدیث)

اس حدیث میں مونچھوں کے لئے "شوارب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور "شوارب" شارِبَۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ بال ہیں جو پانی پیتے وقت پانی میں پڑیں۔ پس اس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ مونچھیں کم کی جائیں اور ڈاڑھی کو بڑھایا جائے مگر یہ عجیب بات ہے کہ حدیث شریف کے منشاء کے خلاف لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھوں کو لمبا چھوڑتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس حدیث سے ایک لطیف استدلال فرمایا کرتے تھے کہ شوارب وہ بال ہوتے ہیں جو پانی پیتے وقت پانی کے برتن میں پڑیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایسے بالوں کو کٹوا دیا جائے اور ڈاڑھی کو بڑھایا جائے۔ حضور کا استدلال یہ تھا کہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہے کہ ڈاڑھی مونچھوں سے بڑی ہونی چاہیئے۔

یہ استدلال نہایت لطیف ہے اور ہمارے احباب کو چاہیئے کہ کم از کم اس کے مطابق عمل بنائیں۔ وَلِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ۔

ملک میں سیلاب کی صورت حال اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

"خدام الاحمدیہ کا اصل کام مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ آپ لوگوں کو بھی ہر جگہ بندگان خدا کی خدمت میں لگ جانا چاہیئے۔ پچھلے سالوں میں سیلابوں اور بارشوں کے وقت تم نے خدمت خلق کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے۔ جس کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں۔ اپنی اس نیک شہرت کو ماند نہ پڑنے دو اور جب بھی ملک کو ایسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو خدمت کے لئے سب سے آگے آنے والے تم ہی ہو۔ اور قوموں کے دل گواہی دیں کہ کام کرنے والے لوگ ہیں تو یہی ہیں۔

خدمت کا فریضہ نہایت بے لوث طریق پر جانفشانی سے ادا کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے۔ اگر تمہارے اپنے علاقہ میں تمہاری خدمت سے متاثر ہو کر تمہارے مخالف بھی تمہارے دوست بن جاتے ہیں۔ تو واقعی تم خدام الاحمدیہ کہلانے کے مستحق ہو۔ ورنہ تمہیں استغفار کرنی چاہیئے اور خدمت خلق کے کام کو اس معیار پر پہنچانا چاہیئے جس کا احمدیت تم سے مطالبہ کرتی ہے"

حضور کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کے علاقہ میں جہاں بھی سیلاب کی صورت پیدا ہوئی ہے وہاں حتی المقدور سیلاب زدگان کی امداد کریں۔ (مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دورہ انسپکٹران وصایا

سید مبارک احمد شاہ صاحب سرور انسپکٹر وصایا کوئٹہ اور بلوچستان اور محمد صادق صاحب انسپکٹر وصایا مندرجہ ذیل اضلاع کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

۱۔ ضلع جہلم ۲۔ آزاد کشمیر ۳۔ کوہاٹ ۴۔ کیمبلپور ۵۔ بنوں۔

امرائے اضلاع صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان انسپکٹران سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دعا

خاکسار عرصہ ۵ سال سے بالکل دونوں کانوں سے بہرہ ہو چکا ہے اور میری مرض پاکستانی ڈاکٹروں کے نزدیک لا علاج ہے تاہم کانوں کے پردے بالکل صحیح سلامت ہیں بہرہ پن ہونے کی وجہ سے میں خود اور میرے والدین سخت پریشان ہیں۔ احباب کرام سے توفیق سماعت بحال ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

محمد اکرم شاہد چک نمبر ۳۰ براستہ ملکوال ضلع گجرات

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری فرمائیں (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

تحریک جدید کا ہفتہ وصولی ختم ہو چکا ہے۔ سب امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ اس ہفتہ کے دوران اپنی مساعی جمیلہ کی مفصل رپورٹ سے مطلع فرمائیں نیز اس ہفتہ میں جس قدر وصولی ہوئی ہے اسے جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(ناظم مقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میری لڑکی عزیزہ سلیمہ صدیقہ وینس بی اے کا نکاح مورخہ ۹/۸/۷۱ کو بعد از نماز مغرب ہمراہ عزیز مشتاق احمد صاحب ڈار حال لندن ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ڈار ساکن گنج مغلپورہ لاہور چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

۲۔ میری لڑکی عزیزہ حبیبہ صدیقہ وینس ایم اے کا نکاح مورخہ ۳/۹/۷۱ کو بعد نماز مغرب ہمراہ عزیز ڈاکٹر آفتاب احمد خان صاحب شاہد حال واشنگٹن امریکہ ابن چوہدری عبدالحمید خان صاحب شوق ساکن اچھرہ لاہور مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک و مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ولی محمد وینس۔ وحدت کالونی۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ کو ایک ہفتہ سے بخار ہے نیز میرا لڑکا انور احمد بھی کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت سے ان دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سراج الدین جاوید۔ وکالت مال ثانی۔ تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرے خالو جان ماسٹر محمد مولاداد صاحب محلہ دارالیمن کی آنکھوں کا اپریشن چنیوٹ میں ہوا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالکریم کارکن دفتر خزانہ ربوہ)

۳۔ میرے والد صاحب اور چچا جان پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت بری فرمائے۔ (عبدالمومن محمود۔ کراچی)

۴۔ میری خوشدامن صاحبہ لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمود احمد سعید۔ ربوہ)

۵۔ میرے عزیز امین احمد صاحب ملکے کلاں ضلع سیالکوٹ سے تقریباً ڈیڑھ سال سے ایک مقدمہ میں ملوث ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں کرے۔

(ملک محمد افضل ملکے کلاں ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی محمد شریف احمد جو منڈی بہاؤالدین کی شوگر ملز میں اکاؤنٹنٹ تھے مرض سرطان میں چار ماہ بیمار رہ کر ۴/۹/۷۱ بروز ہفتہ شام کو وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنی رضا کا مقام عطا فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(حکیم عبدالرحمن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

نتیجہ امتحان فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

(۱۰)

دارالبرکات

سیدہ رفعت آرا بنت سید معصوم احمد ۱۲۸
عذرا منور ،، چوہدری منور احمد ۱۰۸
نادرہ شیخ ،، شیخ نورالحق ۱۳۸
ناصرہ شیخ ،، ،، ،، ۱۵۸
ذکی النساء ،، ناصر ضیاءالدین ارشد ۱۶۶
امۃ الہادی ،، ملک مبارک احمد ۱۷۱

دارالنصر غربی

امۃ السمیع بنت راجہ عبدالقدیر ۱۳۶
زاہدہ پروین ،، محمد عظیم ۱۳۶
طاہرہ خان ،، عبدالمجید خان ۱۵۷
حمیدہ عفت ،، مرزا محمد لطیف ۱۱۰
امۃ الکریم فرحت ،، صوبیدار محمد مجید احمد ۱۲۴
امۃ الحفیظ ،، چوہدری فیروز دین ۱۰۰
حمیدہ بیگم ،، محمد ابراہیم بھٹی ۱۴۰
بشریٰ اقبال ،، محمد اقبال ۱۰۱
بشریٰ اختر ،، محمد زمان ۱۱۶

دارالیمن شرقی

سعیدہ مظفر بنت چوہدری مظفر حسین ۱۴۵
صادقہ بیگم ،، ،، آفتاب احمد ۱۱۶
جمیلہ انجم ،، ،، ،، ۱۳۵
بشریٰ ربانی ،، ،، ،، ۱۴۲
عارفہ ربانی ،، ،، ،، ۱۵۱
امۃ الرشید ،، محمد اسماعیل اسلم ۱۶۲

دارالیمن غربی

حمیدہ شاہدہ بنت صوبیدار سراج الدین ۱۶۲
امۃ الشکور ،، بشیر احمد ۱۶۳
نصیرہ خانم ،، جمیل احمد ۱۶۳

دارالعلوم شرقی

یاسمین شمس بنت حافظ مبین الحق شمس ۱۵۱
حمیدہ قدسیہ ،، مولوی ظہور حسین ۱۶۲

دارالعلوم غربی

امۃ الحمید بنت عبداللطیف ۱۴۵
ساجدہ نصرت ،، محمد سعید کلیم ۸۷
صادقہ شاہین ،، محمد یعقوب ۱۲۹

طاہرہ نسرین ،، محمود اسلم ۱۱۹
امینہ خالدہ ،، محمد سلیمان کاٹھ گڑھی ۱۳۰
امینہ احمدی ،، چوہدری عنایت اللہ احمدی ۱۴۲
نعیم فرحت ،، بشیر الدین ۱۳۵
شمیم انور ،، محمد عمر انور ۸۹
شمیم اختر ،، محمد یعقوب ۱۱۷

دارالصدر غربی

امۃ القیوم قمر ۱۴۸

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ کامیاب طلبہ و طالبات کو اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ انوار قرآنی سے ان کے سینوں کو منور فرماتا رہے۔ اللھم آمین یا رب العالمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان گمشدگی

عزیزم ذوالفقار احمد ابن خواجہ لطیف احمد صاحب آف بدوملہی جماعت ششم کی عمر تقریباً ۱۲ سال رنگ گورا نیلے رنگ کی بشرٹ اور دھاری دار پاجامہ پہنے ہوئے مورخہ ۶ر ستمبر صبح ۷ ۱/۲ بجے گھر سے بغیر بتائے چلا گیا ہو ابھی تک واپس گھر نہیں آیا۔ جن صاحب کو اس حلیے کا بچہ ملے از راہ کرم خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ

خواجہ مسعود احمد
خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا
انتیسواں
سالانہ اجتماع
انشاء اللہ
۸-۹-۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۱ء
کو
ربوہ میں منعقد ہو گا
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

ہمدرد نسواں جوہر اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک توکّل کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے اور ایک قوّت کی حالت میں ہوتا ہے

جو توکّل قوّت کی حالت میں اختیار کیا جائے وہی اصل توکّل ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر میں توکل کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مومن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑنا ضروری ہوتا ہے درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ مومن کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا بلکہ دراصل کوئی شخص بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا۔ اور اگر کوئی انسان کہے کہ میں اپنا کام ایسا مکمل کروں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہوگی۔ مگر اُسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کردے اس وقت یورپین تو پہلی حماقت میں مبتلا ہیں اور مسلمان دوسری حماقت میں۔ وہ ایک مکان بناتی ہیں اُس کو دروازے لگاتی ہیں۔ اس پر چھت ڈالتی ہیں اور اسے پوری طرح مضبوط کرنے کے بعد کہہ دیتی ہیں کہ اب اسے آگ بھی نہیں لگ سکتی۔ اِسے زلزلہ بھی نہیں گرا سکتا۔ اور مسلمان اپنے مکان کے لئے صرف آٹھ فٹ کی ایک دیوار کھڑی کرتا ہے۔ نہ اس کی چار دیواری مکمل کرتا ہے نہ اُس پر چھت ڈالتا ہے نہ دروازے اور کھڑکیاں لگاتا ہے اور اسے چھوڑ کر چلا آتا ہے اور جب پوچھو تو کہہ دیتا ہے کہ بس خدا کے توکل پر میں نے ایک دیوار کھڑی کردی ہے۔ مگر یہ توکل نہیں یہ سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پہلے اپنا اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ یعنی جہاں تک تم کام کر سکتے ہو کرو۔ لیکن جب تمہارے ہاتھ شل ہو جائیں اور تمہارے تمام سامان ختم ہو جائیں۔ اس وقت تم سجدے میں گر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو اور اس پر توکل کرو۔ گویا جب تم ساری تدابیر اختیار کرلو اور تمہاری عقل کہتی ہو کہ اب کوئی چیز باقی نہیں رہی اور دُنیا کے علوم کہتے ہوں کہ جتنے سامان ممکن تھے وہ سب ہو چکے۔ جب فراست کہتی ہو کہ اب کوئی رخنہ باقی نہیں رہا اور جب تجربہ کہتا ہو کہ اب کوئی سقم باقی نہیں رہا۔ اُس وقت تم کہو کہ اس کام میں ضرور کوئی نہ کوئی رخنہ ہے جسے خدا پُورا کرے گا۔ گویا ایک توکل علمی ہوتا ہے اور ایک عملی۔ علمی توکل وہ ہے۔ جب تمہاری عقل اور دُنیا کی عقل۔ اور تمہارا تجربہ اور دُنیا کا تجربہ متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیتا ہو کہ اب کام مکمل ہو گیا۔ اُس وقت تم کہو کہ یہ ممکن نہیں ضرور اس میں کوئی رخنہ ہے جسے خدا تعالیٰ پُورا کرے گا۔ اور عملی توکل یہ ہے کہ جتنے ذرائع حصولِ مقصد کے خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ تم اُن سب ذرائع کو اختیار کرو جتنی قربانی ممکن ہے وہ سب قُربانی پیش کرو۔ لیکن اگر اُس کام کی تکمیل کے لئے بعض اور سامانوں کی بھی ضرورت ہو جن کا مہیا کرنا تمہاری استطاعت میں نہ ہو اور دُنیا سمجھے کہ تم رہ گئے ہو۔ اس وقت تمہارا دل مطمئن ہو اور مایوسی تمہارے قریب بھی نہ پھٹکے۔ تم اپنی قلیل پونجی خرچ کرتے جاؤ اور اپنے خون کا آخری قطرہ بہاتے جاؤ اور یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ تم کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور تم اُس کے فضل سے کامیاب ہو کر رہو گے۔ غرض ایک وہ توکّل ہے جب تمہارا علم اور تجربہ یہ کہتا ہو گا کہ اب کوئی رخنہ باقی نہیں رہا اور تم یہ کہو کہ رخنہ ہے اور ضرور ہے۔ اور ایک وہ توکّل ہے جب تم سمجھو کہ کامیابی کی کوئی صورت نہیں اور رخنے ہی رخنے نظر آرہے ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ اِس کام کو کر کے رہے گا۔ خواہ چھت بھی نہ رہے اور دیواریں بھی گر پڑیں۔

غرض ایک توکل کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے اور ایک توکل قوت کی حالت میں ہوتا ہے۔ جو توکل قوت کی حالت میں ہوتا ہے اگر وہ صحیح ہو تو وہی اصل توکل ہے مگر دُنیا میں عام طور پر جب لوگ کسی کام کو شروع کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہم نے ہی یہ کام کرنا ہے اور ہم اس کو کر کے رہیں گے۔ صرف سامان چاہئیے اور جب سامانوں کے حصول کے لئے انہیں جدوجہد کرنی پڑتی ہے تو ہمتیں ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم یہ کام خدا پر چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ توکل اِن دونوں حالتوں میں انسان کو اُلٹ راستے پر چلاتا ہے جب کام مکمل ہو جائے تو توکل کہتا ہے یہ مکمل نہیں۔ اور جب ہر قسم کی کوششوں اور تمام ذرائع کو استعمال کرنے کے بعد بھی کوئی کام مکمل نہ ہو۔ تو توکّل کہتا ہے۔ تم سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مکمّل ہو جائے گا۔ گویا توکل ہماری عقل کے بالکل خلاف فتویٰ دیتا ہے جب عقل کہتی ہے کہ سامان مکمل نہیں تباہی کے سامان بڑی سرعت سے ہو رہے ہیں۔ تو توکل کہتا ہے کہ تم خدا کی طرف دیکھو۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۳۱-۱۳۲)

ضرورت ہے

دفاتر تحریک جدید کے لئے ایک صحت مند ہوشیار چوکیدار کی فوری طور پر ضرورت ہے جو رات کو ڈیوٹی دے سکے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر ارسال فرماویں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں دینی معلومات کے پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔ نصاب سالانہ رپورٹ میں درج ہے جلد سے جلد پرچوں پر ہی حل کروا کر بھجوا دیں۔ اگر پرچے کم ہوں تو سادہ کاغذ پر ہی حل کروا کر بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے خریداران الفضل لاہور

بعض ہاکر سُستی یا لاپرواہی سے دیدہ دانستہ الفضل دو دو دن کے اکٹھے دیتے ہیں حالانکہ جب آپ بل پورا دیتے ہیں۔ اور وہ کمیشن پورا لیتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ اخبار روزانہ بلاناغہ دیں۔ اگر کوئی ہاکر ایسا کرے تو اس کا نام لکھ کر اطلاع دیں تاکہ اخبار فروش یونین کے نوٹس میں لاکر انتظام کیا جاوے۔ جب کوئی دوست شکایت کرتے ہیں تو نام عموماً نہیں بتاتے۔ بغیر نام کے رپورٹ نامکمل ہونے کی وجہ سے انتظام درست نہیں ہو سکتا۔ آپ جس اخبار فروش سے چاہیں پرچہ الفضل باقاعدہ خرید سکتے ہیں انکار کرنے والے ہاکر کے نام سے مطلع کریں۔

(ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی الفضل لاہور
مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ)

توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو علاوہ بعض دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

اوکاڑہ۔ ساہیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ سکھر روہڑی۔ جیکب آباد خیرپور میرس۔ نوابشاہ حیدرآباد۔ ضلع تھرپارکر۔

مکرم خواجہ خورشید صاحب توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بقیہ:۔ نتیجہ جامعہ نصرت

ایک طالبہ نے فرسٹ کلاس حاصل کی ہے۔

۱۔ پری میڈیکل گروپ 91.6٪
۲۔ پری انجینئرنگ گروپ ۱۰۰٪
۳۔ آرٹس گروپ 95.8٪

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

6366

اعلان تعطیل

۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء کو قائداعظم کے یوم وفات کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اسلئے ۱۲/۹/۷۱ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ صاحبان اور قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸

12 SEP 71